سوال

(1208) قرآن سے دوری اور رسائل و مجلات میں مگن رہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ ایسے لوگوں کو کیا نصیحت کرنا چاہیں گے جن پر مہینوں کے مہینے گزر جاتے ہیں اور وہ بغیر کسی عذر کے اللہ کی کتاب کو ہاتھ تک نہیں لگاتے ہیں، جبکہ بے فائدہ رسائل و مجلات میں مگن رہتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک صاحب ایمان مرد اور عورت کے لیے مسنون ہے کہ تدبر اور فہم کے ساتھ کتاب اللہ کی بہت زیادہ تلاوت کیا کرے، خواہ دیکھ کر کرے یا زبانی۔ اللہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذينَ يَتلونَ كِتـٰبَ اللَّهِ وَأَقامُوا الصَّلوٰةَ وَأَنفَقوا مِمّا رَزَقنـٰهُم سِرًّا وَعَلانِيَةً يَرجونَ تِجـٰرَةً لَن تَبورَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُم أُجورَهُم وَيَزيدَهُم مِن فَضلِهِ إِنَّهُ غَفورٌ شَكورٌ ﴿٣٠﴾ ... سورة الفاطر

''بلاشبہ جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپے اور ظاہر خرچ کرتے ہیں، انہیں تجارت کی امید ہے جس میں ہرگز خسارا نہیں ہوگا، تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اجر پورے پورے دے دے، اور اپنا مزید فضل بھی دے، بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا اور قدردان ہے۔''

اور اس تلاوت کا تعلق اس کے پڑھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے دونوں سے ہے۔ اور اسے غور و فکر سے پڑھنا، اور خالص اللہ کی رضا مندی کے لیے کرنا، اس کی پیروی اتباع کا بہترین ذریعہ ہے اور اس میں اجر عظیم بھی ہے۔ جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اقروا القرآن فإنہ یأتی شفیعا لاصحابہ یوم القیامة)

''قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو، بلاشبہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءة القرآن، حدیث: 804 والمعجم الکبیر للطبرانی: 150/1، حدیث: 468۔)

اور فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہی ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔'' (صحیح بخاري، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، حدیث: 4739 وسنن ابی داوٗد، کتاب سجود القرآن، باب فی ثواب قراءة القرآن، حدیث: 1452 وسنن الترمذي، کتاب فضائل القرآن، باب تعلیم القرآن، حدیث: 2907، وسنن ابن ماجہ، کتاب

الایمان وفضائل الصحابۃ والعلم، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، حدیث: 211۔)

اور یہ بھی فرمایا: ''جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لیے ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی (اللہ کے ہاں) دس گنا ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف، لام (دوسرا) اور میم (تیسرا) حرف ہے۔'' (جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب فیمن قرا من القرآن مالہ من الاجر، حدیث: 2910۔ المعجم الکبیر للطبرانی: 130/9، حدیث: 8646۔) ثابت ہے کہ آپ علیہ السلام نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ "قرآن مجید ایک مہینے میں پڑھا کرو۔" انہوں نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے تو آپ نے فرمایا: ''ہفتے میں پڑھ لیا کرو۔'' چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ایک ہفتے میں قرآن مجید مکمل کر لیا کرتے تھے۔ (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی کم یقرا القرآن، حدیث: 1388۔ مسند احمد بن حنبل: 165/2، حدیث: 6546۔)

اور میں بھی اپنے تمام حضرات کو یہی وصیت کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کیا کریں، تدبر اور تفکر کے ساتھ کیا کریں، اللہ کے لیے اخلاص اور حصول علم کی نیت سے پڑھا کریں، اور اسے (کم از کم) ایک مہینے میں ختم کر لیا کریں۔ اگر اس سے پہلے مکمل کر لیں تو اس میں بڑی خیر ہے کہ ایک ہفتے میں ختم کر لیا جائے۔ مگر تین دن سے کم میں مکمل نہ کریں، کیونکہ یہ جلد بازی ہوگی اور اس میں تدبر نہیں ہوگا۔

اور چاہیئے کہ قرآن مجید باوضو ہو کر تلاوت کیا جائے۔ اگر زبانی پڑھ رہا ہو تو بلا وضو پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ مگر جنبی آدمی کے لیے غسل کیے بغیر قرآن مجید پڑھنا، خواہ اوپر سے دیکھ کر پڑھے یا زبانی، کسی طرح جائز نہیں ہے۔ کیونکہ مسند احمد اور جامع ترمذی میں بسند حسن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

(کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحجزہ شیء عن القرآن سوی الجنابۃ)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید سے جنابت کے علاوہ اور کوئی چیز روکتی نہ تھی۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء فی قراءۃ القرآن علی غیر طھارۃ، حدیث: 594۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 854

محدث فتویٰ